

از عدالتِ عظمیٰ

بروک بونڈ انڈیا لمیٹڈ۔

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال III۔

تاریخ فیصلہ: 27 فروری 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ بی۔ پٹنا نیک، جسٹس صاحبان۔]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961- دفعہ 37(1)۔ کیا سرمایہ کی بنیاد کو بڑھانے کے لیے حصص جاری کرنے کے لیے ہونے والے اخراجات کو محصولات کے اخراجات کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور اس لیے اسے کٹوتی کے قابل اخراجات کے طور پر اجازت دی جاسکتی ہے۔ قرار پایا کہ: زائد سرگرمیاتی فنڈوں رکھنے اور زائد منافع کمانے کے مقصد سے سرمایہ کی بنیاد کو بڑھانے کے لیے حصص جاری کرنے کے لیے ہونے والا خرچ سرمایہ خرچ ہے اور اس لیے کٹوتی کا خرچ نہیں ہے۔

مشخص الیہ، جو ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے، نے اسسٹنٹ سال 1969-70 کے لیے اپنے شیئر کیپٹل میں اضافہ کرنے کے لیے حصص جاری کرنے کے لیے اس کے ذریعے کیے گئے اخراجات کے لیے کٹوتی کا تخمینہ کاری کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے اس بنیاد پر کٹوتی کی اجازت نہیں دی تھی کہ مشخص الیہ کا خرچ کیپٹل اکاؤنٹ میں تھا۔ اس نظریے کی تصدیق اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل نے کی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے نقطہ نظر کو برقرار رکھتے ہوئے فیصلہ دیا کہ اپنے سرمائے کو بڑھانے کے لیے حصص جاری کرنے میں مشخص الیہ کے ذریعے کیے گئے اخراجات محصولات کے اخراجات کے مترادف نہیں ہو سکتے اور یہ سرمائے کے اخراجات کے تحت آتے ہیں۔ نالاں ہونے کی وجہ سے، مشخص الیہ۔ اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اگرچہ سرمائے میں اضافے کے نتیجے میں کمپنی کے سرمائے کی بنیاد میں توسیع ہوتی ہے اور اتفاق سے اس سے کمپنی کے کاروبار میں مدد ملے گی اور منافع کمانے میں بھی مدد مل سکتی ہے، اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات اب بھی سرمائے کے اخراجات کی نوعیت کو برقرار رکھتے ہیں کیونکہ اخراجات کا براہ راست تعلق کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کی توسیع سے ہوتا ہے۔

پنجاب اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، [1997] 10 ایس سی 184، پر انحصار کیا۔

انڈیا سیمنٹ لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس مدراس، (1966) 60 آئی ٹی آر 52؛ سی آئی ٹی بنام کسین چند چلرام انڈیا (پی) لمیٹڈ، (1981) 130 آئی ٹی آر 385؛ ایمپائر پٹسن کمپنی لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، (1980) 14 آئی ٹی آر؛ سی آئی ٹی، بمبئی بنام ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ، (1988) 172 آئی ٹی آر 257؛ الیمبک کیمیکل بنام کمپنی لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، گجرات، (1989) 177 آئی ٹی آر 377؛ وارنر انڈیا لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، اے پی (1988) 171 آئی ٹی آر 224؛ بھارت مشین ٹولز لمیٹڈ (نمبر 3) بنام کمشنر انکم ٹیکس، کرناٹک - 175 (1989) II، آئی ٹی آر 220 اور فیڈرل بینک لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، کیرالہ، (1989) 180 آئی ٹی آر 241، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

بروک بونڈ انڈیا لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، (1983) 140 آئی ٹی آر 272 (کلکتہ) نے تصدیق کی۔

پسیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5771 (این ٹی)، سال 1983۔

آئی ٹی اے نمبر 17، سال 1978 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 17.8.81 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈاکٹر دیپی پال، ایس گنیش، راہول پی دیو، مس شپرا گھوش اور ہیریندر کرشنا دت۔

جواب دہندہ کے لیے رنبیر چندر، بی کرشنا پر ساد، سی رادھا کرشنا اور این ڈی بی راجو۔

عدالت کا فیصلہ سنایا گیا:

اس اپیل میں، انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 261 کے تحت عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ کے ذریعے (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے)، انکم ٹیکس ٹریبونل کی طرف سے کلکتہ عدالت عالیہ کو بھیجے گئے درج ذیل سوال کا جواب ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف دیا گیا تھا:

"کیا حقائق اور مقدمے کے حالات کے لحاظ سے، ٹریبونل نے 1967 میں نئے حصص کے اجرا کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات کے طور پر روپے کی عدم منظوری کو برقرار رکھنے میں درست تھا؟"

یہ سوال تخمینہ کاری سال 1969-70 اور 30 جون 1968 کو ختم ہونے والے متعلقہ کھاتہ سال سے متعلق ہے۔ مشخص الیہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اس نے اپنا حصص سرمایہ بڑھانے کی غرض سے روپے 16,75,000 مالیت کے عام حصص (ہر ایک روپے 10 مالیت کے) پر ایمم پر جاری کیے، اور اس سلسلے میں روپے 13,99,305 کے اخراجات برداشت کیے، جس رقم کو اس نے قابل منہا خرچ کے طور پر دعویٰ کیا۔ مذکورہ کوٹی کو انکم ٹیکس افسر نے اس خیال پر مسترد کر دیا تھا کہ مشخص الیہ کا خرچ سرمایہ کھاتے میں تھا۔ انکم ٹیکس افسر کے مذکورہ خیال کی تصدیق اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل نے کی۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے نقطہ نظر کو برقرار رکھتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ اپنے سرمائے کو بڑھانے کے لیے حصص جاری کرنے میں مشخص الیہ کے ذریعے کیے گئے اخراجات محصولات کے اخراجات کے مترادف نہیں ہو سکتے اور یہ سرمائے کے اخراجات کے تحت آتے ہیں۔ عدالت عالیہ نے انڈیا سینٹ لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس، 60 آئی ٹی آر 52 میں اس عدالت کے مشاہدات پر انحصار کیا ہے، اور وہ مدراس عدالت عالیہ کے کمشنر آف انکم ٹیکس، تامل ناڈو-I بنام کیسین چند چیلارام (انڈیا) پی لمیٹڈ، 130 آئی ٹی آر 385 میں لیے گئے نقطہ نظر سے متفق نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل سینئر وکیل ڈاکٹر دی پی پال نے پیش کیا ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ مشخص الیہ کی طرف سے اپنے سرمائے میں اضافہ کرنے کے لیے حصص جاری کرنے میں ہونے والے اخراجات محصولات کے اخراجات نہیں ہیں۔ قابل وکیل کے مطابق، عدالت عالیہ کا مذکورہ نظریہ اس عدالت کے ذریعے امپائر پٹسن کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، 124 آئی ٹی آر 1؛ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی-II بنام ایسوسی ایٹڈ

سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ، 172 آئی ٹی آر 257 اور ایلمبک کیمیکل ورکس کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، گجرات، 177 آئی ٹی آر 377 میں رکھے گئے قانون کے مطابق نہیں ہے۔ قابل وکیل نے آندھرا پردیش، کیرالہ اور کرناٹک کی عدالت عالیہاں کے فیصلوں کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی ہے جنہوں نے وہی نظریہ اختیار کیا ہے جو مدراس عدالت عالیہ نے کیسین چند چیلرام (انڈیا) پی لمیٹڈ (اوپر) میں لیا تھا۔ (دیکھیں: وارنر ہندوستان لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس (اے پی)، 171 آئی ٹی آر 224، ہندوستان مشین ٹولز لمیٹڈ (نمبر 3) بنام کمشنر انکم ٹیکس، کرناٹک - 175، II آئی ٹی آر 220 اور فیڈرل بینک لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس کیرالہ، 180 آئی ٹی آر 241)۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ معاملہ میسرز پنجاب اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ چندی گڑھ بنام کمشنر انکم ٹیکس، پٹیالہ، (ٹیکس ریفرنس نمبر 1، سال 1990 کا فیصلہ 4 دسمبر 1996 کو کیا گیا) میں اس عدالت کے سامنے غور کے لیے آیا ہے۔ اس صورت میں زیر غور سوال یہ تھا کہ آیا رجسٹرار آف کمپنیز کو سرمایہ بڑھانے کے لیے فائلنگ فیس کے طور پر ادا کی گئی روپے کی رقم محصولات کے اخراجات نہیں تھی۔ عدالت نے مدراس، آندھرا پردیش، کرناٹک اور کیرالہ عدالت عالیہاں کے ان فیصلوں کا نوٹس لیا ہے جن کا حوالہ ڈاکٹر پال نے دیا ہے اور ساتھ ہی اس اپیل میں چیلنج کے تحت دیے گئے فیصلے اور عدالت عالیہاں کے وہی فیصلے کا بھی نوٹس لیا ہے جو متنازعہ فیصلے میں لیے گئے تھے۔ اس عدالت نے ایمپائر پٹسن کمپنی لمیٹڈ (اوپر) کے ساتھ ساتھ انڈیا سیمنٹ لمیٹڈ (اوپر) کے فیصلوں کا بھی نوٹس لیا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ رجسٹرار آف کمپنیز کو سرمائے میں اضافے کے لیے فائلنگ فیس کے طور پر ادا کی گئی روپے کی رقم محصولات کے اخراجات نہیں تھی، اس عدالت نے کہا ہے:

"ہم تمام فیصلوں کا شدت سے جائزہ لینا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ہماری رائے ہے کہ کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کو بڑھانے کے لیے رجسٹرار کو ادا کی جانے والی فیس کا براہ راست تعلق سرمائے سے تھا اتفاق سے جو یقیناً پر کمپنی کے کاروبار میں مدد کرے گا اور منافع کمانے میں بھی مدد کر سکتا ہے، یہ اب بھی سرمائے کے اخراجات کی نوعیت کو برقرار رکھتا ہے کیونکہ اخراجات کا براہ راست تعلق کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کی توسیع سے تھا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اس سلسلے میں مختلف عدالت عالیہاں کی طرف سے ریونیو کے حق میں لیا گیا نظریہ کیسین چند چیلرام کیس میں مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے پر مبنی نظریہ کے مقابلے میں ترجیحی نظریہ ہے۔"

اس طرح یہ فیصلہ اس سوال کا احاطہ کرتا ہے جو اس اپیل میں زیر غور آتا ہے۔

تاہم، ڈاکٹر پال نے کہا ہے کہ اس فیصلے میں موجودہ معاملے کی طرح کسی معاملے کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، جہاں سرمائے میں اضافے کا مقصد مشخص الیہ کے لیے اپنا کاروبار جاری رکھنے اور زائد منافع کمانے کے لیے زائد سرگرمیاتی فنڈ رکھنا تھا اور ایسی صورت میں سرمائے میں اضافہ کرنے کے لیے حصص کے اجرا کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات کو محصولات کے اخراجات کے طور پر ماننا ہو گا۔ اس سلسلے میں، ڈاکٹر پال نے ہماری توجہ ان عریضوں کی طرف مبذول کرائی ہے جن پر مشخص الیہ کے قابل وکیل نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ساتھ ٹریبونل کے سامنے زور دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ساتھ ٹریبونل کے سامنے مشخص الیہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا تھا کہ سرمائے میں اضافہ مشخص الیہ کمپنی کے لیے سرگرمیاتی فنڈوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تھا۔ لیکن ٹریبونل کی طرف سے بھیجے گئے مقدمے کا بیان اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ اس نتیجے کو درج کیا گیا تھا کہ سرمایہ کی توسیع مشخص الیہ کی طرف سے کی گئی تھی تاکہ مشخص الیہ کے لیے زائد سرگرمیاتی فنڈوں کی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔ اس لیے ہم اس بنیاد پر آگے نہیں بڑھ سکتے کہ سرمایہ کی توسیع مشخص الیہ نے اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے سرگرمیاتی فنڈوں کی ضرورت اجلاس کرنے کے مقصد سے کی تھی۔ کسی بھی صورت میں، میسرز پنجاب اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ، چندنی گڑھ (اوپر) میں اس عدالت کے مذکورہ بالا مشاہدات واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اگرچہ سرمائے میں اضافے کے نتیجے میں کمپنی کے سرمائے کی بنیاد میں توسیع ہوتی ہے اور اتفاق سے اس سے کمپنی کے کاروبار میں مدد ملے گی اور منافع کمانے میں بھی مدد مل سکتی ہے، اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات اب بھی سرمائے کے اخراجات کی نوعیت کو برقرار رکھتے ہیں کیونکہ اخراجات کا براہ راست تعلق کمپنی کے سرمائے کی بنیاد کی توسیع سے ہے۔

ان حالات میں، ہمیں اپیل میں کوئی قابلیت نہیں ملتی اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔